REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

۱۰ شعبان ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۶/۱۱ ۔ ۱۳ امان ۱۳۳۶ ہش ۔ ۱۳ مارچ ۱۹۵۷ء ۔ نمبر ۶۲

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

(ربوہ ۱۲ مارچ) سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— مکرم محمد نذیر صاحب فاروقی کارکن نظارت امور عامہ بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔

عام کھیلوں کی طرح زندگی کے کھیل میں بھی نظم و ضبط اور قوتِ برداشت سے کام لینا ضروری ہے

مجھے امید ہے کہ طلباء زندگی کا کھیل بھی پوری ہمت اور پورے استقلال سے کھیل کر اس میں نمایاں کامیابی حاصل کریں گے

تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم انعامات میں صوبائی وزیر تعلیم آنریبل سردار عبد الحمید خاں دستی کی تقریر

ربوہ۔ مورخہ ۱۰ مارچ کو تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم انعامات میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے مغربی پاکستان کے وزیر تعلیم آنریبل سردار عبد الحمید خاں دستی نے طلبہ پر اس امر کو واضح کیا کہ عام کھیلوں کی طرح زندگی کے کھیل میں بھی نظم و ضبط اور قوت برداشت سے کام لینا ضروری ہے۔ آپ نے توقع ظاہر فرمائی کہ اس کالج کے فارغ التحصیل طلباء زندگی کا کھیل پوری ہمت اور پورے استقلال سے کھیل کر اس لحاظ سے بھی نمایاں کامیابی حاصل کریں گے۔

جلسۂ تقسیم اسناد کے بعد (جس کی مفصل روئیداد کل کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے) محترم وزیر تعلیم سردار عبد الحمید صاحب دستی کے زیر صدارت جلسۂ تقسیم انعامات کی کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے کالج کی روئیداد ۵۷-۱۹۵۶ء پڑھ کر سنائی۔ جس میں آپ نے کالج کے آمد و خرچ تعلیمی ترقی۔ سالانہ امتحانات کے نتائج سماجی سرگرمیوں اور کالج کی دیگر خصوصیات پر تفصیل سے روشنی ڈالی (یہ مفصل روئیداد الفضل کی کسی آئندہ اشاعت میں شائع کی جائے گی انشاء اللہ)

بعدہ آنریبل وزیر تعلیم نے انعام حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ تقسیم انعامات کی رسم بھی خالص اسلامی طریق پر ادا کی گئی۔ ان طلباء نے باری باری مصافحہ کے بعد محترم وزیر تعلیم سے انعامات حاصل کئے۔ اور تمام حاضرین نے بارک اللہ لکم کہہ کر ان کو مبارکباد دی۔

آنریبل وزیر تعلیم کا خطاب

انعامات تقسیم کرنے کے بعد وزیر تعلیم آنریبل سردار عبد الحمید دستی نے طلبہ کالج سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا جس بہادری اور دلیری سے آپ لوگوں نے مختلف کھیلوں میں حصہ لے کر انعامات حاصل کئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ لوگ اسی بہادری اور محنت سے زندگی کا کھیل بھی کھیلیں گے۔ جس طرح آپ لوگ قواعد و ضوابط کو ملحوظ رکھ کر اور اپنے مخالف کا پورا احترام کرتے ہوئے کھیل میں حصہ لیتے ہیں۔ اسی طرح آپ زندگی کے کھیل میں بھی نظم و ضبط اور قوت برداشت کا مظاہرہ کریں گے۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں گے۔ جب تک آپ اس اہم ترین کھیل میں بھی پوری پوری کامیابی حاصل نہ کر لیں

خالص اسلامی ماحول

جلسۂ تقسیم انعامات جس خالص اسلامی ماحول میں نہایت سادگی اور وقار سے منعقد ہوا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آنریبل دستی صاحب نے فرمایا۔ اس مجلس میں آپ نے اسلامی روایات کو جس طرح ملحوظ رکھا ہے۔ اس سے مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس قسم کی مثالیں دوسروں کے لئے بھی مشعل راہ کا کام دیں گی۔ اور [illegible] ہر جگہ اسلامی روایات کا اسی طرح احترام ہونے لگے گا۔

خراج تحسین

بعدہ آنریبل وزیر تعلیم نے محترم پرنسپل صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا آپ نے کالج کی تعلیمی ترقی اور دیگر امور کے متعلق جو رپورٹ پیش کی ہے۔ وہ نہایت حوصلہ افزا ہے۔ آپ نے جس محنت جانفشانی اور خلوص سے اس ادارے کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ اور جس توجہ اور درد کے ساتھ آپ قوم کے ان نونہالوں کی نگرانی کر رہے ہیں۔ میں اس پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین اجر عطا فرمائے۔

فوجی تربیت

محترم پرنسپل صاحب نے اپنی رپورٹ میں اس امر پر خاص زور دیا تھا کہ ہر کالج میں فوجی تربیت کا فوری طور پر انتظام ہونا چاہیئے۔ اور ارباب حل و عقد کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے [illegible] ہوئے آنریبل وزیر تعلیم نے فرمایا ملٹری ٹریننگ کی ضرورت اور اس کی اہمیت فی الواقعہ مسلّم ہے۔ اور اس بارے میں میں آپ کا پوری طرح ہم خیال ہوں — میں نے اس بارے میں کوشش کر کے حکومت کو بھی اس امر سے پوری طرح متفق کر لیا ہے۔ کہ تمام کالجوں میں ملٹری ٹریننگ کا انتظام ہونا چاہیئے۔ چنانچہ صوبے کے نئے بجٹ میں خاص اس کام کے لئے دس لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جہاں ملت کی بقا اور اس کے استحکام کے لئے وحدتِ فکری اور وحدتِ نظری کی ضرورت ہے۔ وہاں ملت کی حفاظت کے لئے قوتِ بازو کی بھی ضرورت ہے۔ جب کسی قوم کو یہ چیز میسر ہو۔ تو اس کی طرف دشمن کی آنکھ اٹھ ہی نہیں سکتی۔ میں کالجوں میں ملٹری ٹریننگ کو رواج دینے کی مجوزہ سکیم کا اچھی طرح جائزہ لینے اور اس کے عملی پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد عنقریب ایک سرکلر جاری کرنے والا ہوں۔ اس کے بعد یہ کمی انشاء اللہ جلد پوری ہو جائے گی۔

آخر میں محترم سردار عبد الحمید دستی نے فرمایا آپ لوگ تعلیمی ترقی کے لئے جو جدوجہد کر رہے ہیں۔ اس کے لئے میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ آپ کو آئندہ اس سے بھی زیادہ جدوجہد اور عمل کی توفیق ملے۔

محترم وزیر تعلیم کی صدارتی تقریر کے بعد جلسہ تقسیم انعامات اختتام پذیر ہوا۔ پہلے محترم سردار عبد الحمید صاحب دستی عملہ کالج کے ہمراہ ہال کے غربی دروازے سے باہر تشریف لے گئے اور پھر حاضرین جلسہ ہال سے باہر تشریف لائے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۵۷ء

مصلح موعود

یوم مصلح موعود پر جماعت احمدیہ نے جو خوشی کا اظہار کیا ہے۔ ہمارے بچھڑے ہوئے دوست پیغامیوں کے نمائندوں کے لئے باعث تکلیف ہوا ہے۔ چنانچہ ۲۷ فروری ۱۹۵۷ء کے "پیغام صلح" میں اپنی ناراضی کا کئی رنگ سے اظہار فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک لمبا چوڑا مضمون ہے۔ جو چوہدری فضل الرحمٰن صاحب قمر سامانوی کا چکیدہ قلم ہے۔ مضمون کیا ہے۔ مغالطوں کا ایک گورکھ دھندا ہے۔ جس کی صفت غالب دہلوی نے کی ہے۔ کہ

...... کہہ رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

مضمون کا ایک صفحہ تو اس بات پر صرف کر دیا ہے۔ کہ لوگوں کو یہ دھوکا دیا جائے کہ ہم محمود کی دشمنی کی وجہ سے محمود سے دشمنی نہیں کر رہے۔ بلکہ اس لئے کر رہے ہیں۔ کہ محمود محمود نہیں۔ حالانکہ اس کا نام بھی سبز اشتہار میں موجود ہے۔

ہمارا خیال تھا۔ کہ سامانوی صاحب سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ غلط استدلال خواہ کتنا پیچیدہ اور طویل ہی کیوں نہ بنا ڈالا جائے۔ غلط ہی ہوتا ہے۔ اور اس کو بار بار دہرانے سے وہ صحیح نہیں بن سکتا۔ لیکن ہم کو اعتراف ہے، کہ ہمارا یہ خیال غلط ثابت ہوا ہے۔ یوم "مصلح موعود" نے انہیں پھر بھڑکا دیا ہے۔ اور ان کے دل کے دبے ہوئے شرارے پھر چمک پڑے ہیں۔

آپ پھر اس مضمون میں یہ ثابت کرنے اٹھے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پسر موعود ہوں تو ہوں۔ مصلح موعود نہیں۔ اور آپ کی دلیل یہ ہے۔ کہ پسر موعود مصلح موعود نہیں ہو سکتا۔ یہ لاثانی دلیل وہی ہے۔ جو آپ اور چیمہ صاحب پہلے بھی دے چکے ہیں۔ یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی اولاد لازماً بے راہ رو ہو گی۔ کیونکہ آپ نے جس موعود کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ وہ لازماً صرف روحانی اولاد میں سے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ سیدنا حضرت نوح علیہ السلام کا ایک بیٹا گمراہ تھا۔ اس لئے لازم ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام اولاد نعوذ باللہ گمراہ ہو۔

اس مضمون میں سامانوی صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند گذشتہ بیانات کے حوالے پیش کر کے بزعم خود یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ حضور نے نعوذ باللہ تضاد بیانی کی ہے۔ اور مختلف موقعوں پر مختلف بیان دیئے ہیں۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ وہ سچے نہیں ہو سکتے۔

سامانوی صاحب کا اندازِ بیان ان کے استدلال کی طرح وہی انداز ہے۔ جو شروع سے دشمنانِ حق کا انداز چلا آیا ہے۔ تمسخر و طنز۔ طعن و تشنیع۔ سب و شتم ہے۔ چونکہ ان کے پاس دلائل حقہ نہیں ہوتے۔ اس لئے وہ زبان درازی سے اس کمی کو پورا کرتے ہیں۔ تاکہ لوگ ہیر پھیر کی باتوں میں آ کر حق معلوم نہ کر سکیں۔ خیر اس کو ہم نظر انداز کرتے ہیں۔

اگر سامانوی صاحب نے مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر غور کیا ہوتا۔ تو وہ ایسا اعتراض کبھی نہ کرتے۔ جس کو حضور اقدس علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں بار بار واضح فرمایا ہے۔ حضور اقدس علیہ السلام نے کسی بندۂ حق کی بشری رائے اور اللہ تعالیٰ کے حکم میں امتیاز کرنے پر بڑا زور دیا ہے۔ چنانچہ آپؑ نے براہین احمدیہ میں لکھا تھا۔ کہ مسیح ناصری علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی وفات کی اطلاع دی۔ تو آپ نے ان کی وفات کا اعلان کر دیا۔

مخالفین احمدیت آج تک اس بات کو پیش کر کے حضور اقدسؑ کے کلام میں تضاد بیانی کا الزام لگاتے ہیں، حالانکہ یہ بات تضاد بیانی کے زمرے میں نہیں آتی۔ حضور اقدسؑ نے اپنی نبوت کے ضمن میں بھی یہی وضاحت کی ہے۔ لیکن چونکہ پیغامیوں کی دماغی ساخت علیحدہ ہے۔ اس لئے وہ اس نکتہ کو بھی ابھی تک نہیں سمجھ سکے۔ یا سمجھنے سے عمداً گریز کرتے ہیں۔

سامانوی صاحب نے اپنے مضمون میں جن حوالوں کو پیش کر کے تضاد بیانی کا الزام لگانے کی کوشش کی ہے۔ ان کو کوئی ایسا شخص جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریحات کو سمجھ کر پڑھا ہے۔ بجائے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر تضاد بیانی کا الزام لگانے کے آپ کی دیانتداری کا قائل ہو جائے گا۔

ان حوالوں سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ آپ سے ایسے کارنامے ظاہر ہو رہے تھے۔ جن کو دیکھ کر اکثر فہمیدہ احمدی آپ کو مصلح موعود ہی تصور کرتے تھے۔ مگر آپ مختلف اوقات میں اس بنا پر کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اشارہ نہیں ہوا۔ اسکی تائید نہیں کرتے تھے۔ اور نہ انکار ہی کرتے تھے۔ لیکن جب ۱۹۴۴ء میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفہیم ہو گئی۔ تو آپ نے صاف لفظوں میں اعلان فرمایا کہ

"میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب کے مکان میں یہ خبر دی ہے کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعے اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہو گی۔" (الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

اس حلفیہ بیان کے بعد وہی شخص آپ کے گذشتہ کلمات کو لے کر ان میں تضاد بیانی کی تلاش کرے گا جو مرض ان میں داخل ہے۔ جو حوالے سامانوی صاحب نے پیش کئے ہیں وہ تمام کے تمام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس حلفی بیان سے پہلے کے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب تک حضور کو یقینی تیقن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ نہیں ہوا تھا کہ آپ ہی "مصلح موعود" کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ آپ ان لوگوں کی جو آپ کے کام دیکھ کر آپ کو مصلح موعود خیال کرتے تھے نہ تو تائید کر سکتے تھے اور نہ انکار کر سکتے تھے۔ اگرچہ جو دلائل وہ علماء دیتے تھے وہ صائب تھے مگر ان کی حد صرف انسانی عقل تک تھی اور وہ "حسن ظنی" کا درجہ تو رکھتے تھے مگر "حق الیقین" کا درجہ نہیں رکھتے تھے۔ چونکہ یہ دلائل علمائے احمدیت آپ کے کارناموں کی وجہ سے آپ کے مصلح موعود ہونے پر دیتے تھے وہ صائب تھے۔ اس لئے جہاں تک بشری اور عقلی فطرت کا تقاضا ہے خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ان کو محسوس کرتے تھے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اس تحریر میں جو راولپنڈی کے مباحثہ میں پیش کی گئی فرمایا کہ

"میرے نزدیک جس حد تک میں نے پیشگوئی کا مطالعہ کیا ہے اس کی نوے فیصد باتیں میرے زمانۂ خلافت کے متعلق ہیں۔" (الفضل ۴ جولائی ۱۹۳۸ء)

ایک بے ضمیر مسخرہ اس پر جو چاہے پھبتیاں کسا لے اس کو کون روک سکتا ہے لیکن ایک سلیم الطبع اور حق پرست انسان تو ان الفاظ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کمال دیانت اور احتیاط پر محمول کرے گا۔ حالانکہ عقلاً آپ کو نظر آتا تھا۔ کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کی باتیں نوے فیصد آپ کی ہی خلافت پر چسپاں ہو سکتی ہیں۔ لیکن پھر بھی آپ نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے جلدبازی سے کام نہیں لیا۔ اور پھر بھی اس معاملہ کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑے رکھا۔ یہ آپ کا عقلی فیصلہ تھا۔ اگر خدانخواستہ آپ نے دھوکا دینا ہوتا۔ تو اس کی بجائے آپ کہہ سکتے تھے، کہ میں "مصلح موعود" ہوں۔ آپ کو ایسا اعلان کرنے سے کون روکتا تھا؟ ہاں اللہ تعالیٰ کا خوف تھا۔ جو آپ کو روکتا تھا۔ اور یہی دس فی صد حصہ تھا۔ جس پر سامانوی صاحب کی رگِ تمسخر پھڑک اٹھی ہے۔ لیکن جب ۱۹۴۴ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیشگوئی کا مصداق قرار دے دیا۔ تو اب تمام باتیں پوری پوری طرح واضح ہو گئیں۔ اس لئے آپ نے صاف صاف لفظوں میں اس کا اعلان فرما دیا۔ ان تمام حوالوں کو جو سامانوی صاحب نے پیش کئے ہیں۔ اس کی روشنی میں جو کوئی دیکھے گا۔ تو کسی اہل بصیرت کو ان میں کوئی تضاد نظر نہیں آئے گا۔ ایک مومن کے لئے تو یہ حوالے بصیرت افروز ہیں۔ لیکن ممترین اور منکرین کو تو چمکتا ہوا سورج بھی سیاہ دھبہ نظر آتا ہے۔

ان تمام حوالوں کو پڑھنے سے ایک شریف انسان کے ذہن پر یہ اثر پڑتا ہے، کہ جیسا کہ پیغامی الزام لگاتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کوئی سازش نہیں کی ہوئی تھی، بلکہ جیسے جیسے کبھی یہ مسئلہ سامنے آتا رہا۔ عقلاً اس کی توضیح کرتے رہے۔ سامانوی صاحب عقیدہ اور تاویل میں قطعاً فرق نہیں کر سکتے۔ ہم اس کی وضاحت کسی دوسری نشست میں کریں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب مجلس خدام الاحمدیہ کراچی سے

اپنے اندر دین کی خدمت کا ایسا جذبہ پیدا کرو کہ تم میں سے کوئی شخص بھی تحریک جدید میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے

کمزور نوجوانوں کی اصلاح کیلئے اجتماعی دعاؤں سے کام لو

— فرمودہ ۲۴ فروری ۱۹۵۷ء — بمقام کراچی —

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا ایک اہم اجتماع ۲۴ فروری ۱۹۵۷ء کو "دارالصدر" واقعہ ہاؤسنگ سوسائٹی میں منعقد ہوا۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ کرم و ذرہ نوازی اس اجلاس میں شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے مجلس کی کارگزاری کے متعلق رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ سے خطاب فرمایا۔ حضور کی یہ تقریر شعبہ زود نویسی کی طرف سے ذیل میں پیش کی جا رہی ہے۔ خاکسار۔ محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی)

حضور نے فرمایا

جو رپورٹ اس وقت قائد صاحب نے پڑھی ہے۔ اس میں انہوں نے

نوجوانوں کی اصلاح

کے جو ذرائع اور طریق بیان کئے ہیں۔ میرے نزدیک مرکز کو چاہیئے کہ وہ ان سے دوسری مجالس کو بھی آگاہ کرے۔ بہت سی مجالس ایسی ہوتی ہیں جو حیران ہوتی ہیں کہ ہم اصلاح کے کیا طریق اختیار کریں۔ ان کو یہ بتانا کہ ہم نوجوانوں کی اصلاح کے لئے کیا کیا ذرائع اختیار کر سکتے ہیں ایک مفید بات ہے انہوں نے جو طریق اس وقت بیان کئے ہیں وہ سب کے سب مفید ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ انہیں ایک اور طریق بھی اختیار کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم کمزور خدام کو دعاؤں کی تحریک کرتے رہتے ہیں۔ یہ بھی اچھا ہے مگر میرے نزدیک انہیں

کمزور خدام کی اصلاح

کے لئے ایک یہ طریق بھی اختیار کرنا چاہیئے کہ چند جوشیلے خدام کمزوروں کے گھروں پر جائیں اور انہیں کہیں کہ آؤ ہم سب مل کر دعا کریں کہ ہم میں جو کمزور ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جو کمزور اس دعا میں ان کے ساتھ شامل ہو جائے گا۔ وہ اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کرے گا۔ پس ہمیشہ کمزوروں کے گھروں پر جاؤ۔ اور ان کو کہو کہ آؤ ہمارے ساتھ مل کر

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا

کرو۔ اس طرح آہستہ آہستہ خود ان کو اپنا نفس نصیحت کرنا شروع کر دے گا۔ پھر جب آپ لوگ انہی کمزور خدام سے کہیں گے۔ کہ آؤ اب ہمارے ساتھ کمزور دوسرے خدام کے گھروں پر چلو تا کہ ہم ان کے لئے بھی دعا کریں۔ تو سب سے پہلے ان کو بھی اپنی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہوگی اور اس طرح کام پہلے سے بہتر ہو جائیگا

رپورٹ میں کہا گیا ہے

کہ جماعت احمدیہ کراچی کے ۵۸۰ خدام میں سے صرف ۴۶ خدام ایسے ہیں جنہوں نے تحریک جدید میں حصہ نہیں لیا۔ باقی سب اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ یہ بے شک ایک خوشی کی بات ہے۔ لیکن خدمت سلسلہ کا کام ایسا ہے۔ کہ چھیالیس کی نفی بھی بہت بری لگتی ہے۔ انہیں چاہیئے تھا کہ ان کے اندر خدمتِ دین کا ایسا احساس ہوتا۔ کہ ایک کی بھی نفی نہ ہوتی۔ ۴۶ کی نفی بتاتی ہے۔ کہ ابھی ہم نے جماعت کے بہت سے افراد کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلانی ہے۔ اس وقت ہماری جماعت دس لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ ۵۸۰ خدام میں سے ۴۶ کا کمزور ہونا بتاتا ہے۔ کہ قریباً دس میں سے ایک فرد ایسا ہے جو

تحریک جدید میں حصہ

نہیں لے رہا۔ اب اگر دو سو کو چھیالیس سے ضرب دی جائے۔ تو ۹۲ سو بنتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ ہماری جماعت میں نو ہزار دو آدمی ایسا ہے۔ جو چندہ نہیں دے رہا۔ اور اگر وہ واقعہ میں اس طرف توجہ نہیں کر رہا۔ تو یہ کتنی خطرناک بات ہے۔ اگر یہ نو ہزار دو سو آدمی بھی حصہ لینے لگے۔ تو یورپ میں کئی مسجدیں تعمیر ہو جائیں۔ اور کئی نئے مشن کھل جائیں۔ مگر اس کا علاج بھی دعا ہی ہے۔ یہ میں مان نہیں سکتا۔ کہ جماعت میں کوئی ایسا شخص بھی ہے۔ جو تبلیغ کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اور اگر وہ ضرورت کو سمجھتے ہوئے بھی چندہ میں حصہ نہیں لیتا۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ اس کے دل پر زنگ لگ گیا ہے۔ اور دل کا زنگ دور کرنے کے لئے بھی دعا کی ہی ضرورت ہے۔ پس دعاؤں میں شامل کر کے کمزور خدام کی غیرت کو بھڑکایا جائے۔

ہم نے دیکھا ہے

بعض ایسے آدمی جو چندہ دینے میں بڑے سست تھے جب انہیں سمجھایا گیا۔ تو وہ بڑی بڑی قربانی کرنے والے بن گئے۔ ایک دوست جو اب بہت مخلص ہیں اور جنہیں اپنی پرانی بات کا ذکر بہت برا لگتا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ کسی نے آپ کے پاس غلط رپورٹ کر دی تھی۔ ان کے متعلق شروع میں مجھے پتہ لگا کہ وہ سلسلہ کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ اس پر میں نے مولوی شیر علی صاحب اور حافظ روشن علی صاحب کو ان کے پاس بھیجا۔ انہوں نے سنایا کہ ہم نے ان کو کہا کہ بیعت کر لیجئے وہ کہنے لگے بیعت تو میں کر لوں گا۔ مگر باقاعدہ چندہ نہیں دونگا۔ میں نے کہا

تھوڑا تھوڑا چندہ

ہی دینا شروع کر دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو آپ خود ہی بڑھا دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے تھوڑا تھوڑا چندہ دینا شروع کر دیا۔ مگر پھر اخلاص میں اتنے بڑھ گئے کہ انہوں نے بہت زیادہ قربانی شروع کر دی۔ اب تو وہ پنشنر ہیں۔ اور ان کا چندہ تھوڑا ہو گیا ہوگا۔ مگر جب وہ ملازم تھے۔ تو دو ہزار روپیہ باقاعدہ تحریک جدید کا چندہ دیتے تھے۔ میں نے ایک دفعہ حساب لگایا۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ چندہ دینے میں وہ میرے بعد دوسرے نمبر پر تھے۔ حالانکہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی بڑی قربانی کرنے والے ہیں۔

تو شروع میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو تھوڑے سے چندہ پر کفایت کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ ان کے دل میں احساس ہوتا ہے کہ ہم نے

اسلام کی خدمت کرنی ہے

اس لئے وہ اپنی قربانیوں میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع میں صرف اتنا کہا تھا کہ سال میں ایک پیسہ دے دیا کرو۔ مگر اب دیکھ لو سال میں ایک پیسہ دینے والے اپنی ماہوار آمد پر فی روپیہ ایک آنہ سے ڈیڑھ آنہ تک چندہ دیتے ہیں۔ ایک پیسہ کے حساب سے ہمارا چندہ پندرہ سولہ ہزار بنتا ہے لیکن چندہ چودہ پندرہ لاکھ روپیہ آتا ہے۔ تو قربانی کی جو نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابتدا میں تجویز فرمائی تھی۔ اس میں اب

کئی گنا ترقی

ہو گئی ہے۔ یہ تمام برکت عمل کی ہے۔ جب انسان

عمل صالح کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے نیکیوں میں اور زیادہ قدم بڑھانے کی توفیق دے دیتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والعمل الصالح یرفعہٗ کہ عمل صالح انسان کو اونچا کرتا چلا جاتا ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک قدم چلتا ہے۔ تو دوسرا قدم اٹھانے کے لئے فرشتے اسے آپ دھکہ دے دیتے ہیں۔

حضرت معاویہ رضؓ

کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ ایک دفعہ صبح کی نماز کے لئے نہ اٹھ سکے۔ اور ان کی نماز باجماعت رہ گئی۔ اس کا انہیں اتنا صدمہ ہوا۔ کہ وہ سارا دن روتے رہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فرشتوں سے کہا۔ کہ میرے اس بندے کو نماز رہ جانے کا بڑا افسوس ہوا ہے، اسے سَو نماز باجماعت کا ثواب دے دو۔ دوسرے دن صبح کے وقت انہوں نے کشفی حالت میں دیکھا۔ کہ ایک شخص انہیں جگا رہا ہے۔ وہ اسے دیکھ کر ڈر گئے۔ کیونکہ وہ بادشاہ تھے۔ اور باہر پہرہ لگا ہوا تھا۔ وہ حیران ہوئے کہ یہ شخص اندر کس طرح آگیا ہے۔ اس نے ان کی حیرت کو دیکھ کر کہا۔ کہ میں شیطان ہوں۔ اور تمہیں نماز کے لئے جگانے آیا ہوں۔ وہ کہنے لگے۔ کہ شیطان تو نماز سے روکا کرتا ہے۔ تو مجھے نماز کے لئے کیوں جگا رہا ہے۔ اس نے کہا

بات اصل میں یہ ہے

کہ میرے روکنے کی اصل غرض تجھے نیکی اور ثواب سے محروم رکھنا تھی۔ مگر تم اتنا روئے۔ کہ خدا نے کہا۔ کہ اسے ایک سو نماز باجماعت کا ثواب دے دیا جائے۔ پس میں نے سمجھا۔ کہ اب اسے ثواب سے روکنے کا یہی طریق ہے۔ کہ اسے نماز کے لئے جگا دیا جائے۔ اس طرح کم از کم اسے ایک نماز کا ہی ثواب ملے گا۔ زیادہ ثواب نہیں لے سکے گا۔ تو جب کوئی شخص نیک کام کرتا ہے۔ تو اس کا قدم آگے بڑھتا ہے۔ اب خواہ معاویہ رضؓ کے پاس جبریل آتا اور کہتا۔ کہ معاویہ رضؓ اٹھو۔ اور نماز پڑھو۔ اور خواہ شیطان نے کہا۔ بات ایک ہی ہو گئی۔ مگر شیطان کے کہنے سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وہ حدیث حل ہو گئی۔ کہ میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔ اور وہ جو بات بھی میرے دل میں ڈالتا ہے۔ نیک ہوتی ہے۔ حضرت معاویہ رضؓ کو بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نیابت میں یہ بات حاصل ہو گئی۔ اور شیطان نے انہیں نماز کے لئے جگا دیا۔ اگر تم دعائیں کروگے۔ اور دوسروں کو نیک تحریکیں کروگے۔ تو آہستہ آہستہ تمہارے کمزور خدام میں بھی تغیر پیدا ہونا شروع ہو جائے گا۔ پس کمزوروں کو اپنی

اجتماعی دعاؤں میں

شریک کرو۔ اور ان سے کہو۔ کہ اب تحریک جدید کا نیا دور شروع ہے۔ جس میں ماہوار آمد کا بیس فی صدی چندہ دینا ضروری ہوتا ہے۔ تم اگر بیس فی صدی نہیں دے سکتے۔ تو نصف فی صدی ہی دے دو۔ فی روپیہ ایک پیسہ ہی دے دو۔ ہم تم سے اسی قدر چندہ لے لینا غنیمت سمجھتے ہیں۔ مگر ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ جس طرح پہلے لوگوں نے ایک آنہ سے مدد شروع کی تھی۔ اور پھر سینکڑوں روپیہ دینے لگ گئے، اسی طرح تم بھی اپنی قربانیوں میں ترقی کرتے چلے جاؤ گے۔ چنانچہ جب

تحریک جدید کا آغاز

ہوا۔ تو پہلے سال میں نے ۹۳۰/- روپیہ دیا۔ اس کے بعد بڑھاتے بڑھاتے دسویں سال میں نے دس ہزار روپیہ دیا۔ جو اب تک برابر ہر سال دیتا چلا آرہا ہوں۔ مگر اب میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ دس ہزار روپیہ بھی کم ہے۔ شروع میں زمینوں کی جتنی آمد ہوتی تھی۔ وہ ساری خرچ ہو جاتی تھی۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں۔ کہ کام منتظم ہو جانے کی وجہ سے آمد بڑھ گئی ہے۔ اور مجھے احساس ہوتا ہے۔ کہ اپنا چندہ بڑھانا چاہیئے۔ غرض جب بھی کوئی انسان نیکی کی طرف اپنا قدم بڑھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مزید قدم اٹھانے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔ یہ تحریک بائیس سال سے جاری ہے۔ اور اب تک

دو لاکھ ستر ہزار روپیہ

میں تحریک جدید میں دے چکا ہوں۔ اسی طرح ایک مخلص دوست نے ایک دفعہ مجھے بہت بڑا نذرانہ دے دیا۔ میں نے سمجھا۔ کہ اتنا بڑا نذرانہ مجھے اپنی ذات پر استعمال کرنے کی بجائے سلسلہ کے لئے استعمال کرنا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے وہ سارے کا سارا نذرانہ اسلام کی اشاعت کے لئے دے دیا مگر اس کے باوجود میری نیت یہی ہے۔ کہ میں اپنے چندے کو بڑھا دوں۔ میں اب تک صرف اس لئے رکا رہا۔ کہ ولایت جانے کی وجہ سے مجھ پر قرض زیادہ ہو گیا تھا جس کا اتارنا ضروری تھا۔ بلکہ اب جبکہ جماعت نے

ہیمبرگ کی مسجد

کے لئے چندہ جمع کرنے میں سستی دکھائی ہے۔ میں سوچ رہا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے۔ تو میں اکیلا ہی اپنے خرچ پر ص

ص مغربی ممالک میں ایک مسجد بنوا دوں تاکہ اسلام کا جھنڈا ہمیشہ بلند ہوتا رہے۔

اب آخر میں میں دعا کرکے آپ لوگوں کو رخصت کرتا ہوں۔ کیونکہ بیماری کی وجہ سے میں زیادہ نہیں بول سکتا۔

مشہور اطالوی مصنّفہ کی اسلام پر کتاب

اسلام کے متعلق انگریزی لٹریچر میں شاندار اضافہ

(از مکرم چودھری خلیل احمدؐ صاحب ناصر ایم اے مبلغ امریکہ)

اس سے قبل مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر کا ایک برقیہ الفضل یکم مارچ میں شائع ہو چکا ہے۔ جس میں انہوں نے یہ اطلاع دی تھی۔ کہ پروفیسر واگ می ایری کی کتاب کا انگریزی ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔ اس سلسلے میں ان کا ایک مکتوب بھی موصول ہوا ہے۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے:-

احباب جماعت کو اس خبر سے خوشی ہوگی۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اطالوی پروفیسر Dr Laura Vaglieri کی اطالوی کتاب کا ترجمہ An Interpretaion of Islam کے نام سے آج امریکہ مشن کے زیر اہتمام شائع ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ وہی کتاب ہے۔ جس کا ذکر محترم چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عدالت عالمی نے اپنی جلسہ سالانہ کی تقریر میں فرمایا تھا۔ اصل کتاب مصنفہ نے جو یونیورسٹی آف نیپلز اٹلی میں شعبۂ اسلامیات کی صدر تھیں۔ ۱۹۲۵ء میں لکھی تھی۔ گذشتہ سال خاکسار کو Quakers کے مرکزی ادارہ Haverford College میں ایک تقریر کے لئے بلایا گیا تھا۔ اس موقعہ پر ایک اطالوی پروفیسر Dr. Aldo Caselli سے خاکسار کی ملاقات ہوئی۔ جنہوں نے اس کتاب کا ذکر کیا۔ اور یہ بھی بتایا کہ انہوں نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ جو ہنوز غیر مطبوعہ ہے۔ میں اس مسودہ کو پڑھ کر بہت متاثر ہوا۔ اور محترمی چودھری صاحب کو ملاحظہ کے لئے پیش کیا۔ آپ نے بھی پڑھ کر بے حد تعریف فرمائی۔ اور مترجم کی خواہش پر کتاب کا پیش لفظ بھی رقم فرمایا۔

یہ کتاب نہایت عمدہ کاغذ کے ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ امریکہ مشن نے پہلا ایڈیشن پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ قیمت یہاں کے لحاظ سے صرف ایک ڈالر فی نسخہ رکھی گئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس کتاب کی خاص قبولیت کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے تبلیغ اسلام کا شاندار ذریعہ بنائے۔ آمین۔ احباب کو یاد ہوگا۔ کہ پچھلے سال ہندوستان میں ایک امریکن مصنفہ کی ایک کتاب شائع ہوئی تھی جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کو نہایت غلط رنگ میں پیش کیا گیا تھا۔ اگرچہ اس مصنفہ نے ہمارے مبلغ کی خط و کتابت پر معافی طلب کی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ اس نے ارادۃً مسلمانوں کا دل نہیں دکھایا۔ لیکن اب امریکہ میں ہی ایک اور غیر مسلم مصنفہ کی اسلام کی حمایت اور دفاع میں لکھی ہوئی کتاب کے شائع ہونے سے خدا کے فضل سے اس زہر کا فیصلہ کن طریقہ پر جواب ہو گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب اس کی وسیع اشاعت کے لئے دعا فرمائیں گے۔

خاکسار خلیل احمد ناصر۔ مسجد فضل واشنگٹن

ضروری تصحیح

الفضل ۸ مارچ میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جو تقریر شائع ہوئی ہے۔ اس کے آخری کالم میں یہ الفاظ شائع ہوئے ہیں۔

"تم ہمارے متعلق یہ کہتے رہے۔ کہ یہ لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور آپؐ کے کامل غلام تھے۔"

اس میں سہو کتابت سے بعض لفظ رہ گئے ہیں۔ اصل فقرہ یوں ہے:-

"تم ہمارے متعلق یہ کہتے رہے۔ کہ یہ لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔ حالانکہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور آپؐ کے کامل غلام تھے۔"

احباب تصحیح فرما لیں۔ (ادارہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقصد بعثت اور نظامِ وصیّت

وصیّت مومنوں اور عملی منافقوں میں مابہ الامتیاز ہے

از مکرم مولینا ابو العطاء صاحب فاضل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کی بعثت کی غرض محض یہ ہے۔ کہ آپ اسلام کی حقیقی شان ظاہر کریں اور اسلام کے لئے سراسر نثار ہونے والے پاکبازوں کی ایک جماعت تیار کریں۔ جو اپنے مجاہدہ اور قربانیوں کے تسلسل سے اسلام کی عملی تصویر ہوں۔ اور دین حنیف کی اشاعت کے لئے ہر لحظہ سرگرم عمل۔ اس عظیم الشان مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا ہے۔ پھر اس جماعت کے ایمان کو پختہ اور تازہ کرنے کے لئے صدہا نشانات دکھائے اور ان کی عقلوں کے اطمینان کے لئے بے شمار معقولی دلائل پیش فرمائے۔ سلسلہ احمدیہ کا سارا لٹریچر اور احمدیت کی تائید و نصرت میں ظاہر ہونے والے ان گنت نشانات اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تزکیۂ نفس کے لئے جہاد بالنفس اور جہاد بالمال ہر دو کو ضروری قرار دیا ہے۔ نفس کی اصلاح قربانی سے ہوتی ہے اور قربانی جتنی طوعی اور خلوص سے ہوگی۔ اسی قدر اس قربانی کا نیک نتیجہ پیدا ہوگا۔ اور انسان اللہ تعالیٰ کے قرب میں ترقی کرے گا۔

مومن کی قربانی اس کے ایمان کا معیار ہوتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ پر کتنا ایمان ہے اور وہ اس کی قدرتوں پر کس قدر یقین رکھتا ہے۔ قربانی کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں اور اس طرح پھر ایمان و یقین میں ترقی ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کا معیار قربانی بلند سے بلند تر ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اپنے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اعلان کر دیتا ہے ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں سراپا قربان ہوں۔ اور میری زندگی اور موت سب خدا کے لئے ہے وہ گویا زندہ شہید ہوتا ہے اور دنیا میں محض خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی سربلندی کے لئے جیتا ہے۔

بلاشبہ دنیا میں بے شمار مخلوق ہے۔ اور انسانوں کی آبادی بھی بڑی بھاری تعداد میں ہے۔ مگر غور کیا جائے تو دماغی اور قلبی قابلیتوں کو استعمال کرنے والے تھوڑے لوگ ہوتے ہیں اور پھر عقل و دانش سے کام لینے والوں میں سے سراپا عشق الٰہی میں زندگی بسر کرنے والے اور بھی تھوڑے ہوتے ہیں۔ مگر یہی جماعت کائنات کی تخلیق کی علت غائی ہوتی ہے۔ اور یہی گروہ انسانیت کا طغرائے امتیاز ہوتا ہے۔ یہی جماعتیں انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ سے قائم ہوتی ہیں۔ اور یہی لوگ برگزیدہ رسولوں کی تربیت کا شیریں پھل ہوتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔ اور وہ اس کی ہستی کے شاہد ناطق ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ میں ایسی ہی پاکیزہ جماعت پیدا کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اور آپ کی ساری جدوجہد کا مرکزی نقطہ یہی ہے کہ یہ پاک گروہ پھلے پھیلے اور دنیا کے چاروں اطراف میں ترقی پذیر ہو۔ آپ نے مختلف طریق سے اپنے متبعین کو اس بلند مرتبہ پر پہنچانے کی کوشش فرمائی ہے۔ زندہ یقین پیدا کر کے انہیں قربانی کے راستہ پر گامزن فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے قربانی کے راستوں میں سے ایک بنیادی راستہ وصیت کرنے کا ہے۔ وصیت دراصل مومن کی طرف سے اس یقین کا ایک عملی اظہار ہے۔ جو اسے اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ہوتا ہے۔ وصیت کرنے والا زندگی بھر اپنے پسینہ کی کمائی میں سے ہر ماہ کم از کم دسواں حصہ دے کر اس امر پر مہر کر دیتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر واقعی ایمان رکھتا ہے اور اس کی راہ میں اپنے مال کو قربان کرنے کے لئے خندہ پیشانی سے تیار ہے اس زمانہ کے حالات اور قربانی کی حقیقت پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ واقعی وصیت نہ کرنے والا اپنے ایمان پر کوئی قطعی شہادت قائم نہیں کرتا۔ اگر کوئی شخص روپیہ پیسہ نہیں رکھتا تو وہ معذور سمجھا جائے گا۔ مگر اپنی آمدنی میں سے خواہ وہ کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہوں۔ دسواں حصہ بھی اشاعت دین کے لئے نہ دینا یقیناً بہت بڑی عملی کمزوری ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے:۔

"یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑ گئے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔"

(رسالہ الوصیت ص۲۶-۲۷)

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے وصیت کے نظام کے ذریعے مومنوں اور منافقوں میں امتیاز قائم فرمایا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنی وفات کی خبر پا کر رسالہ الوصیت تحریر فرمایا تھا۔ جس میں اپنی بعثت کا مقصد اور اپنی جماعت کے لئے تاکیدی وصیت کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا کہ:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"

(الوصیت ص۷)

اس عظیم ترین مقصد کے حصول کے لئے جس بے نظیر جدوجہد کی ضرورت ہے۔ نظام وصیت اس کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والا ہر فرد کم از کم وصیت ضرور کرے۔ اور اپنے مال کے ایک حصہ کے ذریعہ سے اس مقصد کے حاصل کرنے والوں میں بن جائے۔

ظاہر ہے کہ ساری دنیا میں اشاعت اسلام اور قیام توحید کے لئے مخلص ترین جان نثار مبلغین کی ضرورت ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کے لٹریچر کی ضرورت ہے اور سعید روحوں تک پہنچنے کی ضرورت ہے۔ یہ کام بہت بڑے اخراجات کو چاہتے ہیں۔ نہایت اچھے وقف زندگی کرنے والوں کو چاہتے ہیں۔ پس جہاں یہ ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود کے مقصد بعثت کی تکمیل کے لئے جماعت کے مخلص نوجوان زندگیاں وقف کر کے علم دین سیکھیں اور دور دراز ممالک میں اعلاء کلمۂ اسلام کا فریضہ بجا لائیں۔ وہاں پر یہ بھی ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد اس زمانہ کی قربانی کے بنیادی معیار پر پورا اترے۔ یعنی ہر احمدی وصیت کرے اور کم از کم اپنی آمدنی کا ⅒ حصہ ماہوار خدمت اسلام میں خرچ کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے منشاء کو صحیح طور پر پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

درخواست دُعا

میرا چھوٹا بھائی عزیزم محمد اقبال آٹھ نو دن سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب کرام میرے عزیز بھائی کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں

صالحہ فاطمہ ربوہ

دعائے مغفرت

میری نانی صاحبہ مورخہ ۵ مارچ بروز منگل کو تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ وہ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار مسعود احمد جہلمی واقف زندگی

نیا محلہ جہلم شہر

خدام الاحمدیہ کی اہمیت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"خدام الاحمدیہ کے وہ ممبر جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ خدام الاحمدیہ دوسری انجمنوں کی طرح ایک انجمن ہے۔ وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ انہیں اس میں شامل رکھا جائے۔ اسی طرح وہ ممبر جو سمجھتے ہیں کہ ہم ایک کمیٹی بنا کر سلسلہ کی خدمت کا جزوی طور پر کچھ کام کریں گے وہ بھی اپنے کام کی اہمیت اور اس کی عظمت سے بالکل ناواقف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی قوم کے نوجوانوں کی درستی ہی اصل کام ہوا کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر ابتدائے زمانہ میں ایمان لانے والے زیادہ تر نوجوان ہی ہوتے ہیں۔"

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۳۹ء)

(مرسلہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

"خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے کہ وہ برکت کو پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا۔"

بفضل خدا تبلیغ اسلام و تبلیغ احمدیت میں سال ہائے سال سے حصہ لے رہے ہیں۔ آپ اس سال کا وعدہ ۳۱ مارچ سے قبل ادا کر کے خدا تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں کے وارث ہوں (وکیل المال تحریک جدید)

مرسلہ چندہ کی تفصیل بھیجی جائے

بعض جماعتوں کی طرف سے چندہ کی رقوم بھیجتے وقت اس کی تفصیل ساتھ نہیں بھیجی جاتی۔ یعنی یہ تفصیل نہیں دی جاتی کہ فلاں صاحب کی طرف سے اتنی رقم فلاں فلاں مد میں شمار کی جائے۔ سیکرٹریان مال مہربانی کر کے اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ مرسلہ چندہ کی تمام تر تفصیل ساتھ ارسال کیا کریں۔ ناظر بیت المال

میاں خدابخش صاحب مرحوم

(از مکرم محمد حیات صاحب آف احمدیہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

میاں خدابخش صاحب مرحوم چار ماہ بیمار رہنے کے بعد ۲۱ فروری بروز جمعرات ۷ بجے اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بروز جمعہ سپرد خاک کر دئیے گئے۔ مرحوم احمدیہ ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ آپ حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے والد بزرگوار حضرت مولوی نظام الدین صاحب کے ذریعہ جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سچا عشق تھا۔ اپنی ساری عمر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتابیں پڑھنے میں گذار دی اور دوستوں کو بھی کتابیں پڑھنے کی ہدایت کرتے رہتے تھے۔ سلسلہ کی تمام کتابیں اپنے گھر میں رکھی ہوئی تھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی کتابیں پڑھنے کے لئے دیتے تھے۔ عشاء کی نماز میں سب سے پہلے مسجد میں آ جاتے اور دوستوں کو درثمین کے شعر اور دینی مسائل پڑھ کر سناتے۔ قرآن مجید سے خاص عشق تھا۔ بہت سی سورتیں زبانی یاد تھیں۔ صبح قرآن مجید کی تلاوت کرنا آپ کا معمول تھا۔ حتیٰ الوسع کبھی ناغہ نہیں کرتے تھے۔

آپ بڑے مہمان نواز تھے مرکز سے جو بھی آدمی جماعتی کام کے سلسلہ میں جاتا آپ کے ہاں قیام کرتا۔ بڑی خوشی سے اس کی خدمت کرتے۔ جماعت کے چندہ وغیرہ کا تمام ریکارڈ آپ کے پاس رہتا تھا۔ اور جماعت کے عہدہ داروں سے جماعتی کام باقاعدگی سے کراتے۔ تین چار دوستوں کو ساتھ لے کر ہر ایک گھر میں جاتے اور نوجوانوں کو نماز پڑھنے کی نصیحت فرماتے ہر نماز مسجد میں باجماعت ادا فرماتے۔ حضور نے پچھلی جنگ میں ارشاد فرمایا تھا کہ جماعت کے دوست فوج میں بھرتی ہو کر حکومت کی مدد کریں۔ آپ نے اس ارشاد کے ماتحت اپنا سب سے پیارا لڑکا اللہ بخش فوج میں بھرتی کروا دیا۔ جو کہ تین سال فوج میں رہ کر واپس آیا۔ پھر حضور نے دوستوں کو اپنے آپ کو وقف کرنے کا ارشاد فرمایا۔ آپ نے اسی لڑکے کو وقف کر دیا۔ چنانچہ وہ ۱۹۴۶ء کو قادیان میں دیہاتی مبلغین کلاس میں داخل ہو گیا۔ پارٹیشن کے بعد آپ کے لڑکے اللہ بخش کو ۱۹۴۹ء میں بطور مبلغ کام کرنے کے لئے بھیج دیا گیا۔ جہاں آپ کے اس فرمانبردار بیٹے نے اپنے فرض کو بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ آپ کے اس بیٹے نے اپنے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ جو عملی رنگ میں دکھایا۔ ایک دن جبکہ وہ غیر احمدی دوستوں کو تبلیغ کر رہے تھے تو ایک لڑکے کو تالاب میں ڈوبتے ہوئے دیکھا تو ان کی غیرت ایمانی نے جوش مارا۔ اسی وقت اس لڑکے کی مدد کے لئے دوڑے۔ خود ڈوب گئے مگر لڑکے کو بچا لیا۔

جب مرکز کی طرف سے آپ کو اپنے لڑکے کی وفات کی خبر ملی تو آپ نے بڑے صبر و تحمل سے اس ناگہانی خبر کو برداشت کیا اور فرمانے لگے مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میرے بیٹے نے بنی نوع انسان کی خدمت کرتے ہوئے اپنی جان قربان کر دی۔

آپ کا یہ بیٹا خاکسار کا بہت ہی عزیز دوست تھا۔ ہم دونوں جولائی ۱۹۴۶ء میں قادیان گئے۔ پارٹیشن کے بعد خاکسار واپس آ گیا اور وہ قادیان میں ہی رہا۔ اس کے بعد خاکسار جب بھی گھر جاتا آپ خاکسار کو خاص طور پر ملتے اور فرماتے کہ تم میرے لڑکے کے دوست ہو۔ میں جب بھی تمہیں دیکھتا ہوں مجھے اپنا لڑکا یاد آ جاتا ہے۔ پھر آپ جماعت کے متعلق پوچھتے۔ میں عرض کرتا کہ میں تو لاہور رہتا ہوں وہاں کی جماعت بفضل خدا خیریت سے ہے۔ آپ فرماتے۔ لاہور بھی ایک قسم کا مرکز ہے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کافی عرصہ وہاں قیام رکھا ہے۔ آپ سال میں دو دفعہ ضرور قادیان تشریف لے جاتے تھے۔ اور واپس آ کر ساری جماعت کو وہاں کے حالات سناتے۔ اس کے بعد آپ ربوہ میں جلسہ سالانہ پر اور مجلس مشاورت پر ضرور تشریف لاتے۔ غیر احمدی دوستوں کو جلسہ پر ساتھ لے آتے۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر نوجوان دوستوں کو ربوہ بھیجنے کی کوشش کرتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مرکز میں بار بار جانے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ خدا معلوم کتنی زندگی باقی ہے۔ اس طرح کا موقع بار بار نہیں آتا۔

سلسلہ کے تمام چندے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔ سب سے پہلے اپنے چندہ کی رسید کاٹ کر پھر دوسرے دوستوں کو چندہ کی تحریک کرتے رہتے۔ شریف النفس۔ غریب پرور اور تہجد گذار تھے۔ آپ کی دو زبردست خواہشیں تھیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ میری ایک خواہش یہ ہے کہ میں مسجد کے کمرے اور برآمدے اور صحن کو نمازیوں سے بھرپور دیکھوں۔ دوسری خواہش یہ ہے کہ ہماری جماعت میں قرآن کریم کا کوئی حافظ ہو۔ ان خواہشات سے بھی آپ کی نیکی اور تقویٰ و طہارت کا اظہار ہوتا ہے۔

آپ نے جماعت احمدیہ احمدیہ کے لئے جو خدمات دلی ہمدردی اور تن دہی سے انجام دی ہیں۔ ان کو جماعت احمدیہ کا ہر فرد رہتے دم تک نہیں بھول سکتا۔ اب آخر میں رب العلمین کی درگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اپنے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

(۱) خاکسار کے والد محترم حکیم مولابخش صاحب کٹھ میاراں ضلع سیالکوٹ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ نیز میری اہلیہ بھی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ محمد رمضان۔ ربوہ

(۲) برادرم محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سیرالیون کی اہلیہ (محترمہ امۃ القیوم صاحبہ) اور ان کے بچے بذریعہ ہوائی جہاز عازم افریقہ ہو رہے ہیں۔ خاکسار بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب اور درویشان قادیان کی خدمت میں معروض ہے کہ محترم مولوی صاحب کے بیوی بچوں کے افریقہ میں خیریت سے پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں

(خواجہ) خورشید احمد سیالکوٹی

(۳) میرے والد صاحب ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب ڈسپنسری اسسٹنٹ چک نمبر ۲۴۲ جھنگ برانچ ضلع لائلپور کے بائیں کندھے کے پیچھے ایک پھوڑا نکل آیا ہے۔ انہیں پیشاب میں شکر آنے کی بھی شکایت ہے۔ چند دنوں تک اپریشن کروانے کا خیال ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہو اور اپنے فضل و کرم سے انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ نیز مجھے ایک دو ہفتہ سے پھر دل کی شکایت شروع ہے دعائے صحت فرمائیں۔ سید ظہور احمد اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کلور کوٹ۔ میانوالی

وحدت مغربی پاکستان کا دوسرا میزانیہ —— ۴۴ لاکھ روپیہ کی بچت

رفاہ عامہ کیلئے ۲۹ کروڑ ۴۱ لاکھ کی رقم۔ شراب کے محصول میں زبردست اضافہ

لاہور ۱۱ مارچ۔ کل صوبائی اسمبلی میں وحدت مغربی پاکستان کا دوسرا بجٹ برائے ۵۸-۱۹۵۷ء پیش کیا گیا جس کے مطابق تخمینہ لگایا گیا ہے کہ آئندہ مالی سال میں سرکاری آمدنی ۴۳ کروڑ ۱۷ لاکھ روپے اور اخراجات ۴۳ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے ہوں گے۔ اس طرح تقریباً تین لاکھ روپے کا خسارہ ہوگا۔ لیکن بیئر اور غیر ملکی شراب کے محصول میں سو فیصد اور دیسی شراب کے محصول میں پچاس فی صد اضافہ (۲۲ لاکھ روپے) اور مہاجر ٹیکس جاری رکھنے (۲۵ لاکھ روپے) کے باعث یہ خسارہ ۴۴ لاکھ روپے کی بچت میں تبدیل ہو جائے گا۔

سال رواں اور آئندہ مالی سال کی آمدنی و اخراجات کے اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سرکاری آمدنی میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ تاہم ان محکموں بالخصوص محکمہ زراعت کی سرگرمیوں میں توسیع ہونے کے باعث آئندہ سرکاری اخراجات میں بھی اسی تناسب سے اضافہ ہوگا۔

مئی ۱۹۵۶ء میں جب وحدت مغربی پاکستان کا پہلا میزانیہ پیش کیا گیا تھا تو آمدنی کا تخمینہ ۲۵ کروڑ ۳۱ لاکھ روپے لگایا گیا تھا۔ لیکن اصل آمدنی ۵۸ کروڑ ۹۰ لاکھ روپے ہوئی ہے۔ آمدنی میں یہ اضافہ مرکزی حکومت کی امداد سے ہوا ہے۔ کیونکہ اسی سال ایک کروڑ ۸۱ لاکھ روپے کی رقم سیلز ٹیکس کے حصہ کے طور پر زیادہ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ فلڈ ریلیف کی گرانٹ بھی ½ ۶ کروڑ روپے کی بجائے تین کروڑ ۷۱ لاکھ روپے ملی ہے۔ سال رواں میں اخراجات کا تخمینہ ۲۵ کروڑ ۱۲ لاکھ روپے لگایا گیا تھا۔ لیکن اصل خرچ ۴۵ کروڑ ۷۵ لاکھ روپے ہوا ہے۔ آئندہ مالی سال کے لئے مستقل تعمیری اخراجات کے لئے ۵۴ کروڑ روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔ جس میں سے ۲۷ کروڑ روپے آبپاشی کی تعمیر پر خرچ ہوں گے۔ بجلی کی سکیموں کی تکمیل کے لئے ½ ۵ کروڑ روپے اور سڑکوں و عمارتوں کی تعمیر کے لئے ۱۰ کروڑ روپے کے علاوہ ایک کروڑ ۸۰ لاکھ روپے شہروں کی ترقیاتی سکیموں کے لئے اور دو کروڑ روپے زرعی ترقی کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ دفاعی محکموں پر آئندہ سال ۲۱ کروڑ ۴۰ لاکھ روپے خرچ ہوگا۔ جو مجموعی اخراجات کا ۴۷ فی صد ہے۔ حالانکہ سال رواں کے بجٹ میں اس مقصد کے لئے ۲۰ کروڑ ۶۵ لاکھ روپے مخصوص کئے گئے تھے۔ اس طرح دفاعی محکموں کی سرگرمیوں میں تقریباً ۴ فیصدی اضافہ ہوگا۔

زراعت

اس بجٹ کا ایک نہایت اہم پہلو یہ ہے کہ محکمہ زراعت کے عام اخراجات میں ۱۱۳ فی صد اضافہ کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صوبائی حکومت اب زرعی ترقی کے مسئلہ کو بہت زیادہ اہمیت دے رہی ہے اس سلسلہ میں آئندہ مالی سال کے عام اخراجات کا تخمینہ ۶ کروڑ ۸ لاکھ روپے لگایا گیا ہے۔ حالانکہ سال رواں میں اس مقصد کے لئے صرف ۲ کروڑ ۹۳ لاکھ روپے مخصوص کئے گئے تھے۔ زرعی ترقی کی مختلف سکیموں کی تکمیل کے لئے ۷۰ لاکھ روپے کی رقم الگ مخصوص کی گئی ہے۔

آئندہ سال کی آمدنی میں ترقیاتی سیس کی آمدنی بھی شامل کی گئی ہے۔ حکومت اس مقصد کے لئے ایک مسودہ قانون پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ موجودہ سیس کی شرح مالیہ اور آبیانہ پر دو آنے فی روپیہ ہے۔

شراب

بیئر و غیر ملکی شراب پر ایکسائز ڈیوٹی میں سو فی صدی اضافہ کیا گیا ہے۔ اب ایک بیئر کی بوتل پر نو آنے کی بجائے ۲/۱ روپے اور وہسکی کی ایک بوتل پر پانچ روپے کی بجائے دس روپے ڈیوٹی وصول کی جائے گی۔ اس طرح آئندہ مالی سال میں بیئر کی بوتل کی قیمت ۲/۱۰ روپے کی بجائے ساڑھے ۳ روپے ہوگی اور وہسکی کی قیمت ۴۵/۱۰ روپے کی بجائے ۵۰/۱ روپے ہوگی۔ دیسی شراب پر ایکسائز ڈیوٹی میں پچاس فیصد اضافہ ہوگا۔ یعنی دیسی شراب کی ایک بوتل پر پانچ روپے کی بجائے ساڑھے سات روپے ڈیوٹی وصول ہوگی۔ ایکسائز ڈیوٹی کی شرح میں اس اضافہ سے سرکاری آمدنی میں کل ۲۲ لاکھ روپے اضافہ ہوگا۔

مرکزی حکومت نے مہاجرین کی آبادکاری کے لئے جو ٹیکس عائد کر رکھے ہیں۔ ان میں سے بعض ٹیکس آئین کے تحت مرکزی احاطہ اختیار میں نہیں رہے تاہم صوبائی حکومت انہیں جاری رکھے گی۔ اور اس مقصد کے لئے اسمبلی میں قانون منظور کیا جائے گا۔

اولمپک سٹیڈیم فنڈ کے لئے پانچ لاکھ روپے سیاحت کی توسیع کے لئے پانچ لاکھ روپے سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد کو ایک لاکھ روپے۔ پشتو اکیڈمی کو ایک لاکھ روپے۔ مجلس ترقی ادب لاہور کو دو لاکھ روپے۔ بزم اقبال کو ۲۵ ہزار روپے۔ ادارہ اسلامی ثقافت کو ۲۵ ہزار روپے بر ڈوڈ لائبریری کراچی کو پچیس ہزار روپے دیئے گئے ہیں۔

بجٹ کے سلسلے میں وزیر خزانہ کے اہم اعلانات

مغربی پاکستان کے وزیر خزانہ سردار عبدالرشید نے صوبائی اسمبلی میں ۵۸-۱۹۵۷ء کا میزانیہ پیش کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اہم اعلانات کئے۔

(۱) انسداد رشوت ستانی سے متعلقہ موجودہ قوانین میں مناسب ترمیم کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی۔ جس کے صدر ہائی کورٹ کے جج ہوں گے۔ یہ کمیٹی رشوت ستانی کے انسداد کے لئے مؤثر اقدامات تجویز کرے گی۔

(۲) تمام عارضی ملازمین کو بتدریج مستقل کرنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں گے۔

(۳) درجہ چہارم کے سرکاری ملازمین کے بچوں کو جو سرکاری سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں۔ مڈل تک سکول فیس کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے ملازمین کی امداد کے لئے بارہ لاکھ روپے کی رقم علیحدہ رکھی گئی ہے۔

(۴) ہر محکمہ کے لئے عام اخراجات کی رقم کے علاوہ ایک خاص رقم کی گنجائش رکھی گئی ہے تاکہ ہر محکمہ اپنی فوری ضروریات کی تکمیل بآسانی کر سکے۔ یہ رقم ترقیاتی منصوبوں پر بھی خرچ کی جا سکے گی۔

(۵) سیکرٹریٹ کی تنظیم نو کا فیصلہ ہوا ہے۔ تاکہ دفتری کام میں بلاوجہ تاخیر نہ ہو۔ اس فیصلے کے مطابق ہر محکمہ میں ایک گزیٹڈ سیکشن افسر مقرر کیا جائے گا۔ جو کلریکل سٹاف کی بجائے خود فائلوں کا کام نبٹائے گا۔ تاکہ اعلیٰ احکام کسی مسئلہ کے بارے میں جلد فیصلہ کر سکیں۔ ابتدائی طور پر یہ نظام تین محکموں میں رائج ہوگا اور اگر یہ مفید پایا گیا تو اسے دوسرے تمام محکموں میں بھی رائج کیا جائے گا۔

(۶) سرکاری محکموں کے اخراجات میں تخفیف کرنے کے لئے ایک خاص ایجنسی قائم کی گئی ہے اور اس ایجنسی کی تجویز کے مطابق فی الحال تقریباً چھ لاکھ روپے سالانہ کی بچت کی گئی ہے بچت کی یہ مہم آئندہ بھی جاری رہے گی۔

(۷) ایک ٹیکسیشن ریویو کمیٹی قائم کی جائے گی جو صوبائی حکومت کی موجودہ ٹیکسیشن پالیسی کا جائزہ لے کر مناسب رپورٹ پیش کرے گی تاکہ موجودہ پالیسی میں ترقیاتی رجحان پیدا کیا جائے۔

(۸) واٹر اینڈ پاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے قیام کے لئے اسمبلی کے موجودہ سیشن میں ایک مسودہ قانون پیش کیا جائے گا۔

(۹) ایک کروڑ روپے کے خرچ سے انڈسٹریل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی قائم کی جائے گی۔ اس مقصد کے لئے سال رواں کے بجٹ میں پچاس لاکھ روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔

(۱۰) تمام صوبہ میں زراعتی مقاصد کے لئے تعمیر شدہ ٹیوب ویلوں کے محصول بجلی کی شرح میں ۲۴ پائی سے ۱۵ پائی تک تخفیف کر دی گئی ہے۔

(۱۱) سیلاب کی روک تھام کے سلسلہ میں ایک کروڑ روپیہ کی رقم رکھی گئی ہے۔

(۱۲) زراعتی مقاصد کے لئے موجودہ مالی سال کے میزانیہ میں تقاوی قرضوں کی رقم ۳۰ لاکھ روپے سے بڑھا کر ایک کروڑ روپے تک رکھ دی گئی ہے۔

(۱۳) دیہی علاقوں میں بجلی بہم پہنچانے اور عام استعمال اور صنعتی اداروں کے لئے بجلی مہیا کرنے کی خاطر ۸۰ لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔

(۱۴) آئندہ سال ڈویژنل ترقیاتی بورڈوں کے لئے رقم میں ۶۰ لاکھ روپے تک اضافہ کیا گیا ہے۔ گذشتہ سال ترقیاتی فنڈ کے لئے پچاس لاکھ روپیہ منظور کیا گیا تھا۔

(۱۵) میزانیہ میں ۴۸۲ پرائمری۔ ۵۴ مڈل اور ۲۴ ہائی سکولوں کے اجراء کے لئے رقم رکھی گئی ہے میرپور خاص میں ایک پولیٹیکنیک کالج کھولا جائے گا۔ تعلیمی اداروں میں لازمی فوجی تربیت کے لئے دس لاکھ روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے۔

(۱۶) فنی تعلیم کا ڈائریکٹوریٹ قائم کرنے کے لئے ۶ لاکھ ۷۵ ہزار روپے رکھے گئے ہیں۔ تاکہ عام تعلیم کے ساتھ سائنسی اور فنی تعلیم حاصل کرنے کا انتظام کیا جائے۔

(۱۷) یونیورسٹیوں کے لئے ۸۹ لاکھ روپے اور وظائف کے لئے ۳۰ لاکھ پچاس ہزار روپے رکھے گئے ہیں۔

"بھارت کو بالآخر اقوام متحدہ کے فیصلوں کے سامنے جھکنا پڑیگا"

(ملک نون)

"تنازعہ کشمیر نے روس اور چین کو بے نقاب کر دیا ہے"

لاہور ۱۲ مارچ وزیر خارجہ پاکستان ملک فیروز خاں نون نے کہا ہے کہ کشمیر کے بارے میں روس کے رویہ سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ وہ کشمیری عوام کے مفاد کا دشمن اور پاکستان کا مخالف ہے۔ آپ نے اعلان کیا کہ پاکستان کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دلا کر رہے گا۔ خواہ اس کے لئے ہمیں کتنی بڑی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔

کل شام موچی دروازہ کے باہر لاہور کی ری پبلکن پارٹی کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے ملک فیروز خاں نون نے کہا کہ بھارت کو بالآخر عالمی رائے عامہ اور حفاظتی کونسل کے فیصلوں کے آگے جھکنا پڑے گا۔

روس اور چین سے پاکستان کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے ملک فیروز خاں نون نے کہا کہ مسئلہ کشمیر نے ان ممالک کو بے نقاب کر دیا ہے اور یہ ثابت ہوگیا ہے کہ روس اور چین بھارت کے دوست اور پاکستان کے مخالف ہیں۔ تاہم پاکستان ان ممالک سے دوستانہ تعلقات استوار کرنے کی کوشش جاری رکھے گا۔

بھارت کی خارجہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے وزیر خارجہ پاکستان نے کہا کہ پنڈت نہرو بھارت کو اشتراکی کیمپ میں لے گئے ہیں۔

آپ نے کہا "ممکن ہے بھارت اشتراکی ملکوں سے اسلحہ حاصل کر کے پاکستان کے خلاف جنگ میں اتر آئے۔ لیکن ایسی جنگ دونوں ملکوں کے لئے تباہ کن ثابت ہوگی"۔

حفاظتی کونسل میں اپنے حالیہ مشن پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے ملک فیروز خاں نون نے کہا کہ دنیا کی رائے عامہ اب پاکستان کے ساتھ ہے اور بھارتی سامراجیت زیادہ دیر تک اس رائے عامہ کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔

نئی دہلی ۱۲ مارچ۔ انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق کل دہلی میں پاکستان اور بھارت کے بجاپاتی افسروں کی بات چیت شروع ہوگئی ریڈیو نے بتایا کہ یہ بات چیت ان مہاجرین کے دعاوی سے متعلق ہے۔ جنہوں نے دس لاکھ روپے یا اس سے زائد کے کلیمز پیش کئے ہیں۔ پاکستانی وفد کی قیادت کلیمز کمشنر پاکستان مسٹر خورشید الزماں کر رہے ہیں۔

اب نتائج سے فوراً مطلع فرمائیں

میعاد تحریک وصیت ۱۴ مارچ کو ختم ہو رہا ہے اس لئے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا درخواست کی جاتی ہے کہ اب وہ براہ نوازش ۱۴ مارچ کے بعد بلا توقف اپنے اپنے حلقہ جات سے اس تحریک کے نتائج کے متعلق مختصر رپورٹیں بھجوائے کا انتظام کر کے ممنون فرمائیں۔

لجنات اماء اللہ کی کارگذاری کے نتائج بھی امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی رپورٹوں میں ہی مدغم ہو کر آجائیں تو بہتر ہے۔ کیونکہ لجنات کا نظام بھی جہاں جہاں قائم ہے مقامی جماعتوں کا ہی حصہ ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی رپورٹیں علیحدہ بھجوانا پسند کریں تو شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیں گی۔

مطلوبہ رپورٹوں میں جن پانچ امور کا ذکر ہونا ضروری ہے وہ وہی ہیں جو اس تحریک کے اعلانات اور سرکلر میں بیان کر دیئے گئے تھے۔ اس لئے رپورٹوں کی تیاری میں ان کو محفوظ رکھا جائے۔ ان امور کے علاوہ کوئی اور قابل ذکر بات ہو تو اسے بھی رپورٹ میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

سیکرٹری نظارت بہشتی مقبرہ

دعائے مغفرت

محترمہ حشمت بی بی صاحبہ والدہ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب احمدی آف گگھڑ ضلع گوجرانوالہ بتاریخ ۱۵/۱ وفات پاگئی ہیں۔ مرحومہ بڑی مخلص۔ عبادت گذار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب احمدی ساکن گگھڑ ضلع گجرانوالہ سخت بیمار ہیں۔ حالت نازک ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار تاج الدین لائلپوری۔ ربوہ

مشرقی پاکستان کے بجٹ میں چار کروڑ روپے کا خسارہ

نئے ٹیکسوں کے ذریعے پچاسی لاکھ روپیہ وصول کیا جائیگا

ڈھاکہ ۱۲ مارچ۔ آج یہاں مشرقی پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر منور بخش (؟) نے صوبائی اسمبلی میں صوبہ کا بجٹ پیش کر دیا۔ بجٹ میں تین کروڑ اٹھانوے لاکھ روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ ...... اس میں سے پچاسی لاکھ روپے کا خسارہ بعض نئے ٹیکسوں سے پورا کیا جائے گا۔

بجٹ کے مطابق ۵۸-۱۹۵۷ء میں صوبائی حکومت کی کل آمدنی ۴۳ کروڑ ۱۳ لاکھ روپے ہوگی۔ اور اخراجات کا اندازہ ۴۷ کروڑ اکیس لاکھ روپے لگایا گیا ہے۔ سرمایہ کی مد میں سے چونتیس کروڑ ۵۵ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ گذشتہ سال اس مد میں اٹھائیس کروڑ پچانوے لاکھ روپے صرف کئے گئے تھے۔

ٹیکسوں کی تجاویز

بجٹ میں خسارے کو کسی حد تک پورا کرنے کے لئے ٹیکسوں کی تیرہ نئی تجاویز پیش کی گئیں جن کے تحت موٹر گاڑیوں پر ٹیکس پچاس فی صد بڑھا دیا جائے گا۔ اس سے حکومت کو تین لاکھ روپے آمدنی ہوگی۔ تفریحی ٹیکس کی شرح میں اضافہ کر دیا جائے گا (آٹھ لاکھ روپے آمدنی) اخباروں اور رسالوں کے اشتہاروں اور سینما کے سلائڈ پر پانچ فی صد ٹیکس عائد کیا جائے گا (پانچ لاکھ روپے) ریلوے کے ذریعے سامان بھیجنے اور مسافروں پر ٹرمینل ٹیکس عائد کیا جائے گا (تیس لاکھ روپے) مچھلی پروانگی کی شرح پچاس فی صد بڑھا دی جائے گی (پچیس ہزار روپے) زمین کی ملکیت کا ٹیکس ایک سو بیگھہ کی بجائے ۷۵ بیگھہ پر وصول کیا جائے گا (چار لاکھ روپے) اس کے علاوہ دیوانی عدالتوں کی لائسنس فیس میں اضافے اور میونسپل دوکانوں پر سالانہ ٹیکس سے مزید تین لاکھ روپے وصول کئے جائیں گے۔

وزیر اعظم سہروردی ڈنمارک جائیں گے

کراچی ۱۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم سہروردی نے ڈنمارک جانے کی دعوت منظور کر لی ہے ابھی ان کے دورہ کی کوئی قطعی تاریخ مقرر نہیں ہوئی یاد رہے ڈنمارک کے وزیر اعظم مسٹر ہانسن نے مسٹر سہروردی کو ڈنمارک آنے کی دعوت دی تھی۔

درخواست دعا

عزیز خلیق اختر میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

ظہور احمد باجوہ

تعلیم الاسلام کالج کا جلسہ تقسیم انعامات

—بقیہ صفحہ اوّل—

کالج کا معائنہ

اس کے بعد وزیر تعلیم محترم سردار عبدالحمید صاحب دستی نے پرنسپل صاحب کی معیت میں کالج کی عمارت کا معائنہ کیا اور بالخصوص سائنس کے شعبہ جات اور لیبارٹریز دیکھ کر ان میں تعلیم کے اعلیٰ انتظام سے آپ بیحد مسرور ہوئے۔

دعوت طعام

ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر آنریبل وزیر تعلیم کے اعزاز میں دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ نیز اس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی صوبائی امیر مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ ناظر وکلاء صاحبان اور بعض بیرونی کالجوں کے ممبران سٹاف ۴ بھی شریک ہوئے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵)